Bodleian Libraries
UNIVERSITY OF OXFORD

This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.

16 A 54
~~16. B~~.54

16 A 54

ولی اللہ ہو میرے مرشد کا نام | جد اُنکے ہین بہتر یہ خیر الانام

اُنھین کے طفیل سے اے میرے خدا
گناہون سے مجھکو بچا دے سدا

تمت

دعاے قربانی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ۝ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ ھٰذِہِ الْاُضْحِیَۃَ کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ اِبْرَاھِیْمَ خَلِیْلِکَ وَاِسْمَاعِیْلَ ذَبِیْحِکَ وَمُحَمَّدٍ نَبِیِّکَ وَمُصْطَفٰکَ وَحَبِیْبِکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ مِنْکَ وَلَکَ بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ۝

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ کہ یہ قصۂ ماہ رمضان مصنفہ عبد اللہ خان ماہ دسمبر سنہ ۱۸۸۳ء
مطابق ماہ صفر المظفر سنہ ۱۳۰۱ ہجری بمطبع نامی منشی نولکشور بمقام لکھنؤ
محلہ حضرت گنج مین بار پنجم طبع ہوا

INDIAN INSTITUTE

ذرا کھولین مکھ اپنا اُس گھڑی مین — تو چھپ جائیگی روشنی قمر مین
جوانی مین ایسی وہ ہین نو بہار — وہ پستان اُنکی ہین مثل انار
تناول کرینگے جو وہ اب طعام — نمودار ہوئے گلوے تمام
حکم ہوگا رب کا اے بندہ مرے — یہ حورین بنی ہین ترے واسطے
یہ سنکر کے ہون روزہ داری حواس — جو نزدیک جاوینگے حورون کے پاس
لے آوینگے حورون کو ہاتھون پکڑ — بٹھاوینگے لاکر اُسے تخت پر
کرینگے وہ آرام با یک دگر — ندا ہوگی خالق سے اُسوقت پر
مین راضی ہون تمسے تم مجھسے ہوے — مرے روزہ داران تم اب خوش ہوے
کہا اُن سبھون نے اے میرے خدا — بڑا تمنے انعام ہمکو دیا
بولے با ادب سب ادب یا حضور — اب امید دیدار کی ہی حضور
پھر دیوینگے دیدار اُسوقت رب — تو مدہوش ہو جائینگے سب کے سب
جب آوینگے وہ ہوش مین روزہ دار — اُٹھینگے ثنا کہتے پروردگار
تو خالق مرا ہی مین بندہ ترا — تو اپنے فضل سے ہی سب کچھ دیا
صدق دل سے جو شخص روزہ رکھے — ہمیشہ وہ جنت مین جگ جگ جیے
سنو اے مسلمانون روزہ رکھو — کہ جنت مین جاکے پھل اُسکا چکھو
جو رمضان دلوائے وان اُسگھڑی — بیان کیا کرون اُسکے اوصاف کی
یہی خوب ہی اب جو ہو مختصر — یہ عاجز زبان اپنی کو بند کر
ہوا ماہ رمضان کا قصہ تمام — درود نبی پر علیہ السلام
یہ قصہ لکھا عبد اللہ خان نے تمام — بحق محمد علیہ السلام

کہا الوداع ہو مین تمسے چلا — کہ مسکن تمہارا اب جنت ہوا
جو ماہ مبارک وداع ہو چلے — سبھی روزہ دار آسکے جنت بسے
جو فردوس جنت ہی عالی مکان — کہان کر سکون اب مین اُسکا بیان
ولیکن کہون ایک شمہ بیان — لقب سے ہی اُسکا کرون کیا بیان
سونے اور روپے کی ہوگی دیوار — وہ جھالر لگی موتیون کی بہار
جڑاؤ ہر اک تخت اُسمین بچھا — زمرد کا مونڈھا بچھا جا بجا
ہر اک محل ہی موتیون کا بنا — کیواڑا جواہر کا اُس مین لگا
زربافت کی اُس مین چادر بچھی — وہ مخمل کا تکیہ ہی اُسمین لگی
اور اک باغ فردوس مین ہی جدا — جواہر کا خیمہ ہی اُسمین کھڑا
قناتین کھڑین اُسمین یاقوت کی — وہ جھالر لگی اُسمین ہر بھانت کی
سونہری وہ کرسی بچھی بے شمار — وہ حورون کی اُسمین لگی ہی قطار
سونہرا پیالہ ہی اُسمین دھرا — شرابا طہورا ہی اُسمین بھرا
عجب چہرہ حورونکا گلفام ہی — کہ شمس و قمر اُس سے شرمندہ ہی
عجب حور کے سیب و دندان ہی — کہ لولو و مرجان پشیمان ہی
عجب آنکھ طوفان دل حور کی — کہ نرگس ملے ہاتھ اپنے کھڑی
بیان اُسکے رخسار کا کیا کرون — نہین تاب مجھکو جو مین کر سکون
عجب بال حورون کے سر کے اوپر — کہ حیران سنبل ہی اُسکے اوپر
حسن مین ہین ایسی بڑی نازدار — کہ ہین روزہ دارونکی ہین انتظار
زری بادلہ کا ہی اُسکا لباس — اور اُسمین لگین موتیان بیقیاس

عجب روزہ دارون کی ہوگی شکل
جون آتا ہو بدلی سے سورج نکل

تب اُسوقت خالق سے ہوگی ندا
کہ جو تمنے مانگا سو ہمنے دیا

کہ اے ماہ رمضان عطا ہیگا اور
کہ کچھ آرزو تیری باقی ہی اور

جھکا کر کے سر اپنا رمضان یون
لگے کہنے بھید اپنا معبود سون

کہ اے کبریا خالق انس و جان
بہت حال میرے پہ ہو مہربان

جو مین نے کہا سو دیا تمنے سب
حکم ہو تو جنت مین لیجاؤن اب

یہ درگاہ خالق سے ہووے ندا
کہ تو روزہ دار اپنا جنت لیجا

جب آگے چلینگے وہ ماہ صیام
وہ پیچھے چلین روزہ داران تمام

آگین اور پیچھے فرشتے رہین
طراقون کی آواز کرتے چلین

نقیبان پیچھے چلین بے شمار
ہر اک روزہ دارونکو ستر ہزار

خلق دیکھ رتبہ تعجب کرین
بتاؤ مجھے کسکی امت مین ہین

فرشتے کہین ہین یہ اُمت نبی
کہ جس پر نبوت ختم ہو چکی

یہ ہین ماہ رمضان کے روزہ دار
کہ بدلا دیا انکو پروردگار

اسی طور چلتے سبھی یکدگر
وہ جا پہونچے جنت کے دروازہ پر

کہین مرحبا سب فرشتے تمام
کہ اے روزہ دارو ہی تمپر سلام

بھجاوینگے رضوان جنت بھتر
وہ ڈیرا پڑا جا کے فردوس پر

جب اُتری سواری وہ فردوس مین
وہ پردون سے حورین لگین دیکھنین

صراحی بلورین لیے انتظار
کہ جنت مین کب آوینگے روزہ دار

تب اُسوقت بولینگے ماہ صیام
کہ مجھسے مرا اب نہین کچھ ہی کام

بولے یہ مہینا خداوند مرا
یہہ حاضر ہون مین اور بندہ ترا

لے آؤ مرے سامنے تب اُسے
کہ فردوس کے باغ مین جا بسے

ادب سے کھڑے ہو کے ماہ تمام
کرینگے بہت عرض رب سے کلام

یہہ سب روزہ داری مرے ہین کھڑے
وہ بھوکے پیاسے قبر سے اُٹھے

یہہ جبریل کو تب حکم ہووینگا
کہ جنت سے جاکر کے کھانا لے آ

یہہ جبریل سنکر کے جنت مین جا
بہت بھانت کا کھانا لاکر دھرا

ہر اک روزہ دارون کو ستر ہزار
رکابی بھری نعمتین بے شمار

ہوے روزہ داران کھا کر کے سیر
کرے عرض رمضان جاکر کے پھر

خدا تو بڑا ہی مہربان تر
ترے روزہ داران ہین ننگے سر

حکم ہوگا اُسوقت رب الجلیل
شتابی سے حلّہ لے آ جبرئیلؑ

یہہ فرمان سنکر کے روح الامین
وہ جنت مین جاکر لیا پوستین

پنھاوینگے حلّہ وہ ستر ہزار
کہ جسمین لگین موتیان بے شمار

سجا سر کے اوپر جڑاؤ ہو تاج
خوشی ہو کے جنت مین جاوینگے آج

تو پھر التجا ماہ رمضان کرین
مرے روزہ داران پیادہ چلین

تو اُسوقت جبریل کو ہو ندا
کہ جنت سے جاکر کے براق لا

جو پہونچیگی جبریل کو یہ خبر
چلے جاوینگے جلد جنت بھتر

لے آوینگے گھوڑے ہزارون ہزار
جہان سب کھڑے ہووینگے روزہ دار

جواہر سے گھوڑا رہیگا سجا
اگین روزہ دارون کے ہوگا کھڑا

ہر اک روزہ دارون کو ستر ہزار
خوشی ہوگی گھوڑون پہ ہونگے سوار

جہنم کے مالک کو پہونچی خبر
شتابی سے دروازہ کو بند کر

کہ آتا مہینا ہی رمضان کا
تو قید ہوتا لشکر ہی شیطان کا

کہ ماہ مبارک یہہ ہی نامور
سب اُٹھ جاتا ہیگا عذاب قبر

کہ جب تک مہینا نہ ہووے تمام
تو سوتے ہین مردے سبھی بارام

کہ تس بعد فرماتا ہی جلّ شان
وہی آپ قادر بڑا مہربان

کہ اوّل مہینا مین رحمت نزول
اور فرماتا ہی اُسکو حضرت رسول

وہ اول مین ہی مغفرت عاصیان
وہ آخر مین دوزخ سے چھٹکاریان

جو روزہ نہ رکھیگا رمضان کا
جہنم مین جلتا رہیگا سدا

بہت بھانت کی اُسکی ہوگی سزا
جہنم مین رہوے برس لاکہا

نہ حکمی جو کی اپنے رحمان کی
نہ اُسکی شفاعت ہی رمضان کی

اب آگے بیان اُسکے اوصاف کا
جو دیویگا رب اُسکو روز جزا

حشر مین کھڑی ہون خلق سب تمام
جیتان اولیا انبیا سب تمام

حکم ہوگا اُسوقت جبریل کو
لے آؤ شتابی سے رمضان کو

تو جبریل جاکر کے رمضان پاس
کھڑے ہو کرینگے بہت التماس

بُلایا ہی تمکو خداوند نے
چلو اب شتابی سے رب کے کنے

بنی صورت آدم کی رمضان کی
دُوبی روشنی سورج اور چاند کی

یہہ رمضان نے جبریل سے جو سنا
اُٹھے تب شتابی سے کرتے ثنا

وہ ہمراہ جبریل کے جب چلے
وہ نیچے عرش کے ہوے جا کھڑے

کہے تب خداوند ماہ تمام
کہان ہین ترے روزہ داران تمام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کرون پہلے توحید پروردگار
کہ پیدا کیا جسنے لیل و نہار

اُسی نے بنایا ہی ارض و سما
بے تھونی بے کھنبہ کھڑا کر دیا

بناوٹ مین ایسا ہی ہلتا نہین
ذرا ڈھیل ہونے کا ہرگز نہین

کہان تک کرون وصف اُسکا بیان
کہ قدرت ہی اُسکی یہ سب پر عیان

کیا چاند و سورج کو اُسنے روان
کہ جسکے سبب سے ہی روشن جہان

کرون کچھ ثنا اُسکے محبوب کا
کہ جسکو ہی لولاک حق نے کہا

نبوت ہی اُنپر ختم ہو گئی
ہوا ہی نہ ایسا نہ ہوگا کبھی

نبی کی ثنا کی کسے تاب ہی
کہ تعریف اُنکی ختم کر چکے

اب آگے کہون حال ایمان کا
کرون کچھ بیان ماہ رمضان کا

روایت ہی یون راویون سے صحیح
کہ فرماتا ہی یون نبی ملیح

جب آتا مہینا ہی رمضان کا
وہ کھل جاتا ہی باب غفران کا

ندا ہوتی ملکی فرشتے کو یون
کہ جنت کے دروازہ کو کھول دون

Kissa Imah Ramzan

INDIAN INSTITUTE

بعون صناع مکین و مکان فضل خلاق زمین و زمان

قصهٔ امیر حمزه صاحبقران

مطبع منشی نول کشور مین طبع مین آیا

Qiṣṣa-ĕ-Māh Ramazān

Indian Institute, Oxford.
The Lucknow Sparks Library.
Presented
by
Munshi Newul Kishore.